مدیر اعلیٰ کے قلم سے

ماہ ستمبر......جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا مہینہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد!

پاکستان کی تاریخ میں ماہ ستمبر دو حوالوں سے اہمیت رکھتا ہے۔

ا......٦ستمبر ۱۹۶۵ء ''یوم دفاع پاکستان'' کے طور پر منایا جاتا ہے، اس تاریخ کو بزدل بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا، پاکستانی افواج نے بھارت سے کمتر وسائل رکھتے ہوئے بھی ایمانی قوت کے بل پر بھارتی افواج کو ناکوں چنے چبوائے اور اسے پس پائی پر مجبور کر دیا۔

۲......۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے خلاف تاریخ ساز فیصلے کے ذریعے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

یوں چھ ستمبر پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کا قومی دن قرار پایا اور سات ستمبر نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا دن کہلایا۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان ایک نظریہ اور عقیدہ کی بنیاد پر وجود میں آیا، یہ عقیدہ و نظریہ پاکستان کے وجود میں ایک روح کی مانند ہے، اس کے بغیر نہ صرف پاکستان کا تصور نہیں کیا جا سکتا بلکہ پھر ۱۹۴۷ء میں ہونے والی تقسیم ہی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔

پاکستان میں لبرل دانشوروں کا طبقہ ایک عرصہ سے اس کوشش میں ہے کہ مملکت خداداد کی اصل روح ختم کر دی جائے اور پاکستان کو ایک بے روح جسد کی مانند بنا دیا جائے، یہ لوگ قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کی گیارہ اگست کی ایک تقریر کو سیکولر پاکستان کی اساس قرار دیتے ہیں، اس سے قبل اور بعد کے فرمودات کو بھول جاتے ہیں، یہ لوگ تحریک پاکستان کے تاریخی سفر کی نفی بھی کرتے ہیں اور ایک ایسی شے کے وجود کو تسلیم کرنے پر اصرار کرتے ہیں جو اس پورے تاریخی تناظر میں بالکل اجنبی ہے۔

پاکستان کا قیام محض چھ سات برس کی جدوجہد کا نتیجہ نہیں تھا......اٹھارہ سو ستاون کی جنگ آزادی، حضرت

سید احمد شہید رحمہ اللہ کی جدو جہد، جنگ پلاسی، حافظ رحمت خان، حاجی تیتو میر، علماء صادق پور، روہیل کھنڈ کے خوانین کا جہاد، شاملی کا معرکہ، تحریک ریشمی رومال...... یہ تمام عنوانات دراصل جدو جہد آزادی سے عبارت ہیں۔

ہندوستان میں چوں کہ دو بڑی قومیتیں آباد تھیں، مسلمان اور ہندو، آپ اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو اس تمام عرصے میں تحریک آزادی کے لئے ہندوؤں کا بہت قلیل حصہ نظر آئے گا۔ ہندوؤں نے عمومی طور پر انگریز سے تعاون کیا، مسلمانوں کا راستہ کاٹنے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کیے۔ کانگریس کے قیام کے بعد ہندوؤں کی ذہنیت مزید کھل کر سامنے آئی اور مسلمان اس بات پر مجبور ہوئے کہ وہ اپنی بودوباش اور رہن سہن کے لیے علیحدہ وطن کی جدو جہد کریں۔ آل انڈیا مسلم لیگ اگر چہ مذہبی تنظیم نہیں تھی لیکن مسلمانوں کی نمائندہ جماعت تھی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا ''میثاق رکنیت'' تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے، مسلم لیگ کے ہر ممبر کو اس میثاق پر دستخط کرنا ہوتے تھے، اس میثاق کی دوسری شق یوں تھی:

''میں مسلم لیگ کا ممبر بننا چاہتا ہوں اور بحیثیت مسلمان اقرار کرتا ہوں کہ میں ملت اسلامیہ ہند کو براعظم ہند کے اندر ایک مستقل قومیت یقین کرتا اور فکر اسلامی کا مسلک قبول کرتا ہوں، اور عہد کرتا ہوں کہ میں تمام فکروں پر فکر اسلامی کو اور تمام مفادوں پر مفاد اسلامی کو اور تمام وفاداریوں پر وفاداریِ اسلام کو برتر اور مقدم رکھوں گا''

میثاق رکنیت کی یہ شق نہ صرف دو قومی نظریہ کی بھرپور وضاحت کرتی ہے بلکہ نظریہ پاکستان کی اساس و بنیاد بھی ہے۔ تحریک پاکستان کے دو بڑے رہنما علامہ اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح تھے۔ علامہ اقبال مرحوم ملت اسلامیہ، دو قومی نظریہ، فکر اسلامی اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ تشخص کے داعی ہونے کے ساتھ علیحدہ وطن کے قیام کے نقیب بھی تھے۔ مرحوم محمد علی جناح صاحب نے بھی تحریک پاکستان کی اسلامی شناخت واضح کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا تھا، یکم فروری ۱۹۴۳ کو اسماعیل کالج بمبئی کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

''اسلام مسلمانوں کی زندگی بشمول سماجی و معاشرتی، ثقافتی، سیاسی، اور معاشی پہلوؤں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے، پاکستان کی صورت میں ہم ایک ایسی ریاست قائم کریں گے جو اسلام کے اصولوں کے مطابق چلائی جائے گی، اس کے ثقافتی، سیاسی اور اقتصادی نظام کی بنیاد اسلام کے اصولوں پر رکھی جائے گی''

۲۴ نومبر ۱۹۴۵ء کو مردان میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

''پاکستان کا مطلب ایسی آزاد مسلم ریاست قائم کرنا ہے جہاں مسلمان مسلم آئیڈیالوجی کو نافذ کرسکیں''

جناب قائد اعظم کے ایک دو نہیں بیسیوں بیانات آپ کو ملیں گے جو نظریہ پاکستان کی وضاحت کرتے ہیں۔ جناب قائد اعظم کے ذاتی معالج ڈاکٹر ریاض علی شاہ نے قائد کی زندگی کے جو آخری الفاظ اپنی ڈائری میں نقل

کیے اور وہ گیارہ ستمبر ۱۹۸۸ء کو روزنامہ جنگ میں شائع ہوئے وہ کچھ یوں تھے:

''تم جانتے ہو کہ جب مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ پاکستان بن چکا ہے تو میری روح کو کس قدر اطمینان ہوتا ہے! یہ مشکل کام تھا، اور میں اکیلا اسے کبھی نہیں کر سکتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آیا، اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافتِ راشدہ کا نمونہ بنائیں، تاکہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے''

قرارداد مقاصد اسی دوقومی نظریہ کی بنیاد پر پاس ہوئی، پاکستان میں قانون سازی کا قبلہ متعین ہوا، آئین پاکستان میں اسلامی شقیں شامل کی گئیں، قادیانیت کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ توہین رسالت کے مجرموں کی سزائے موت متعین ہوئی اور دفعہ باسٹھ تریسٹھ جیسی ترامیم ہوئیں۔ یہ تمام پہلو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ پاکستان کی اساس نظریہ وعقیدہ اسلام ہی ہے، اس سے ہٹ کر کچھ نہیں۔

افسوس ہے کہ ستر برس کا طویل عرصہ گذر گیا ہم عملاً پاکستان کو اقبال اور جناح کے خوابوں کے مطابق تعمیر نہیں کر سکے۔ پاکستان کی تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھیے تو کھلی آنکھوں سے نظر آئے گا کہ پاکستان اپنے مقاصد کے لیے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ پایا، بلکہ لگتا ہے کہ الٹا سفر شروع ہو چکا ہے۔ اس رجعت قہقری کی رفتار کچھ اس قدر تیز ہے کہ ہر دیکھنے والا محسوس کر رہا ہے۔ آج مختلف اطراف سے پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کی آوازیں اٹھ رہی ہیں، کہا جا رہا ہے کہ قائداعظم پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنانا چاہتے تھے۔ لبرل ازم کا پرچار کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ آئین کو تبدیل کرنے، دوسرے لفظوں میں اسلامی شقیں ختم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ نصاب تعلیم میں من پسند تبدیلیاں کی جا رہی ہیں، نظام تعلیم مکمل طور پر سیکولرائز کیا جا چکا ہے۔ ہماری معیشت سودی نظام پر استوار ہے۔ کرپشن ایک ناسور بن کر ہمارے قومی جسد میں سرایت کر چکا ہے۔ دینی اور اخلاقی تنزل روز افزوں ہے۔ کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کی کارکردگی کو فخر کے ساتھ دوسری اقوام کے سامنے پیش کر سکیں۔ حالت یہ ہے کہ آپ اگر طاقت ور ہیں تو عدلیہ اور پاکستان کی محافظ قوتوں کو کھلے عام للکار سکتے ہیں۔ کیا مہذب ملکوں میں ایسا ہی چلن ہوتا ہے؟...... وطن سے محبت رکھنے والا ہر فرد ان حالات میں بے چین اور مضطرب ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی مخلص قیادت نصیب فرمادے جو دین ووطن سے محبت رکھنے والی اور پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی محافظ ہو، آمین!